سوال

(552)معذور ہونے کی وجہ سے طواف افاضہ اور وداع نہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے گزشتہ سال حج کیا ہے۔ اور حج کے تمام ارکان پورے کیے ہیں، سوائے طواف افاضہ اور وداع کے، کیونکہ میں شرعی طور پر معذور تھی، لہذا میں اپنے گھر مدینہ منورہ چلی آئی اور نیت یہ تھی کہ کچھ دنوں بعد آ کر طواف کر لوں گی۔ چونکہ مجھے دینی مسائل کا کچھ زیادہ علم نہیں ہے، اس لیے میں ہر چیز سے حلال ہو گئی، جو دوران احرام میں منع ہوتی ہیں۔ اور کچھ حضرات سے دوبرہ واپس جا کر طواف کرنے کا پوچھا تو انہوں نے کہا ہے کہ یہ ٹھیک نہیں ہے، بلکہ تو نے اپنا حج خراب کر لیا ہے، لہذا اب تجھے اگلے سال دوبارہ حج کرنا ہو گا، اور ایک گائے یا اونٹنی بھی ذبح کرنی ہو گی۔ تو کیا یہ صحیح ہے اور کیا اور مسئلہ اسی طرح ہے؟ یا اس کا کوئی اور حل بھی ہے؟ وضاحت فرمائیں کہ مجھ پر کیا واجب ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ ایک بڑی مصیبت ہے کہ کچھ لوگ بغیر علم کے فتوے دینے لگتے ہیں۔ آپ کے ذمے یہی ہے کہ مکہ مکرمہ جائیں اور طواف افاضہ کر لیں۔ اور طواف وداع آپ کے ذمے نہیں تھا کیونکہ آپ شرعی عذر سے تھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق حائضہ پر طواف وداع لازم نہیں ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم دیا کہ (مکہ سے نکلتے ہوئے) ان کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیئے، تاہم آپ نے حائضہ عورت سے تخفیف فرمائی۔" (صحیح بخاری، کتاب الحج، باب طواف الوداع، حدیث: 1755 و صحیح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطہ عن الحائض، حدیث: 1327۔)

اور یہ بھی ہے کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق آپ کو بتایا گیا کہ انہوں نے طواف افاضہ کر لیا ہے، تو آپ نے فرمایا: "پھر تو اسے روانہ ہو جانا چاہیئے۔" (صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الادلاج من المحصب، حدیث: 1771 و صحیح مسلم، کتاب الحج، باب وجوب طواف الوداع وسقوطہ عن الحائض، حدیث: 1211۔) یہ دلیل ہے کہ حائضہ سے طواف وداع ساقط ہے۔ مگر طواف افاضہ آپ کے لیے واجب ہے۔ اور چونکہ آپ جہالت کی بنا پر پوری طرح حلال ہو گئی ہیں، تو اس کا بھی آپ کو کوئی ضرر نہیں ہے، کیونکہ انسان اگر جہالت کی بنا پر کسی ممنوع کا مرتکب ہو تو وہ معاف ہے۔ اہل ایمان کو قرآن مجید میں وارد یہ دعا سکھائی گئی ہے:

رَبَّنا لا تُؤاخِذنا إِن نَسينا أَو أَخطَأنا ... سورة البقرة ٢٨٦

''اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا غلطی کر بیٹھے ہوں، تو ہماری پکڑ نہ کر۔''

اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''میں نے قبول کیا۔''

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہے:

وَلَيسَ عَلَيكُم جُناحٌ فيما أَخطَأتُم بِهِ وَلـٰكِن ما تَعَمَّدَت قُلوبُكُم ... 5 سورة الأحزاب

''جو بات تم سے غلطی سے ہو گئی ہو، اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں، لیکن جو تمہارے دلی قصد وارادے سے ہو (تو اس کی پکڑ ہے)۔''

الغرض تمام ممنوعات اگر کوئی احرام والا جہالت یا بھول یا کسی کے مجبور کیے جانے سے کرے، تو اس پر کچھ نہیں ہے۔ اور جب عذر دور ہو جائے تو واجب ہے کہ اس عمل سے باز آ جائے جس کا وہ مرتکب ہو رہا ہو۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 399

محدث فتویٰ